

## ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے سابق صدر شعبہ دینیات حضرت مولانا سیدنا ظرا حسن گیلانیؒ کے دیرینہ تعلیمی تجربات اور مسلسل تعلیمی مطالعہ کا ایک ایسا مستحکم و معنی خیز نتیجہ جو اپنے مسلمات اور تجزیوں کے لحاظ سے پڑھنے والوں کو مسئلہ تعلیم کے متعلق ٹھیک اس سیدھی راہ پر پہنچا دیتا ہے جس کی تلاش میں مسلمانان ہند تقریباً ایک صدی سے حیران و پریشان ہیں، ہندوستان کو وطن بنانے کے بعد مسلمانوں نے اس ملک میں تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا تھا اس کتاب میں اس کی عجیب و غریب خصوصیات کو صحیح اور معتبر تاریخی شہادتوں کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اساتذہ طلباء، طریقہ تعلیم، نصابی تغیرات، طلبہ کے قیام و طعام، کتابوں کی فراہمی، ان کی مباحث کے ساتھ ساتھ کتاب میں مسلمانوں کی حیرت انگیز چابک دستیوں، اشاعت کتب کے طریقے، مسلمانوں سے پہلے اس ملک میں کاغذ کا فقدان، کاغذ سازی کے کارخانے، کاغذ کے اقسام، سلاطین اور علماء کا تعلیم سے تعلق، ہندوستان میں تعلیمی نصاب کی ہر زمانہ میں افادہ کے لحاظ سے برتری بیرون ہند کے اسلامی ممالک وغیرہ میں ہندوستانی علماء کا امتیاز و تفوق ان کے سوا بلا مبالغہ بیسیوں نکات و حقائق جن کا مختلف اہم مسائل سے تعلق ہے اس کتاب میں پہلی دفعہ پیش کئے گئے ہیں۔ ان تاریخی و تعلیمی مباحث کے ساتھ ساتھ گذشتہ تعلیمی نصاب ہی کو نمونہ بنا کر دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے دینی و دنیوی دو قسم کی تعلیم گاہوں کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک ہی نظامِ تعلیم سے دونوں نتائج آسانی حاصل کئے جاسکتے ہیں اور یہی مسئلہ اس کتاب کا اصل مسئلہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں، دوسری جلد میں اسلامی تربیت کے طریقوں کو نہایت تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ جلد اول صفحات ۳۹۰ بڑی قطع میں تیرہ طبع۔ جلد دوم صفحات ۳۶۰ بڑی قطع قیمت غیر مجلد صر سے